السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاضر ناضر کے کیا معنی ہیں۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ اور اولیاء کرام حاضر وناظر ہیں۔ اور کیا استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاضر وناضر کے معنی ہیں سامنے موجود پس انبیاء اولیاء کو حاضر وناظر جاننا شرک ہے۔ کیونکہ خدا کی کسی صفت خاصہ سے کسی دوسرے کو موصوف جاننا شرک ہے۔ (1) (اہل حدیث امرتسر ص 13۔25 ذی الحجہ 1351ہجری)

حاضر ناظر کون ہے؟ (اللہ جل شانہ)

اخبار ''الفقیہ'' فقہ کے نام سے موسوم ہے۔ مگر اشاعت اس فقہ کی کرتا ہے۔ جو اسلام سے پہلے بھی عرب میں مروج تھی۔ اور لطف یہ ہے کہ بڑی ہوشیاری سے لکھتا ہے۔ مدرسہ دیوبند وغیرہ مدارس وہابیہ سے جو طالب علم فارغ ہو کر نکلتے ہیں۔ دو

(تھیلیاں ان کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں۔ ایک شرک کی۔ دوسری بدعت کی۔ فارغ شدہ طالب علم گلی کوچوں میں کہتا پھرتا ہے۔ کہ لوگو! شرک لے لو۔ بدعت لے لو۔ (الفقیہ مورخہ 21تا28 مئی ص 4

ہمارے خیال میں اس واقعے کو بیان کرنے میں ''الفقیہ'' سے تھوڑی سی غلطی ہوئی ہے۔ وہ شرک لے لو بدعت لے لو نہیں کہتا بلکہ ''شرک لو اور بدعت سے بچو'' کہتا ہے۔ جس کو ہماری بات ماننے میں تامل ہو۔ وہ طلبہ وہابیہ سے تحقیق اور تصدیق کر سکتا ہے۔ یہ تو اس مضمون نگار کی تمہیدی غلطی ہے۔جسے وہ نہیں سمجھا۔ اصل مضمون سے بھی زیادہ غلط ہے۔

الفقیہ'' کا نامہ نگار آپ ﷺ کو حاضر وناظر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اس کے سر دفتر دلیل یہ آیت ہے۔ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا''

اسکے معنی کرتا ہے کہ رسول تم پر حاضر وناظر ہو۔ پھر ان چند تفسیروں کے حوالے نقل کرتا ہے۔ جن کو اس مضمون سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ مگر ہم اس بے تعلقی کا ذکر پھر کبھی کریں گے۔ سر دست جو بات ہم کو کھٹکتی ہے۔ اسے پیش کرتے ہیں۔ آیت کریمہ کے سارے الفاظ یوں ہیں۔ ۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (پ2ع1)

اس کا یہ ہے۔ کہ ہم نے تم کو اعتدال والی امت (موصوفہ باوصاف حمیدہ) بنایا تاکہ تم مسلمان لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ اور رسول تم پر گواہ ہو جائے'' ''الفقیہ'' کے مضمون مذکورہ پر ہم نے بہت ہی غور کیا۔ اس کا فاضل نامہ'' نگار معطوف علیہ (لتکونو شہداء) کی تفسیر کیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ مقدم ہے۔ افسوس ہے کہ اس نے لفظ کو چھوا تک نہیں۔ شاید اس کے قلمی قرآن مجید میں یہ لفظ مرقوم ہی نہ ہوگا۔ ورنہ ایسی بدیاتنی کوئی مسلمان نہیں کرسکتا۔ پس جو معنی معطوف علیہ کے ہیں۔ وہی معنی معطوف کے کرنے چاہییں۔ اگر معطوف ۔ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

(کی تفسیر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ ﷺ ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ تو معطوف علیہ (لتکونو شھداء) کا نتیجہ بھی یہی ہونا چاہیے۔ کہ کل مسلمان ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ وھذا خلف

الفقیہ کے قابل نامہ نگارو!

نقض اجمالی جانتے ہو کیا ہوتا ہے۔ اور اس کا ضرر مدعی کو ہوتا ہے۔ یا سائل کو؟ ناضرین کرام! آیت کے دونوں جملے آپ کے سامنے ہیں۔ لتکونوا اور یکون۔ دونوں کا مصدر بھی ایک ہے۔ اور دونوں کی خبریں بھی ایک ہیں۔ اس لئے ہمارے ہمارا سوال ہے۔ اگر شہید کے معنی حاضر وناضر کے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ ہر جگہ حاضر وناضر ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ بھی بلکہ اور بھی جتنے مسلمان باایمان گزرے ہیں۔ کیا وہ سب ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ اگر ہیں تو کیا ثبوت؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ پس آپ حضرات الفقیہ پارٹی سے اس نقض اجمالی کو اٹھوائیے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیجئے۔

لگا رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

۔ اس مسئلہ کی پوری بحث کے لئے مولانا عبد الروئوف صاحب رحمانی جھنڈے نگری کی کتاب ''حاضر وناظر'' ملاحظہ کیجئے۔ 1

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد01ص299

محدث فتویٰ